تاثرات

پاکستان کے وزیر امورِ مذہبی مولانا کوثر نیازی نے قومی اسمبلی میں، اوقاف کو وفاقی کنٹرول میں لینے کے بل پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ " علما کی تربیت کے لیے اسلام آباد میں علما اکیڈیمی قائم کی جائے گی، اس میں تربیت حاصل کرنے والے علما، جدید تقاضوں سے واقف ہونے کے بعد اسلام کی تبلیغ کا فریضہ باحسن وجوہ انجام دے سکیں گے۔"

وزیر موصوف کی یہ تجویز ہر اعتبار سے قابلِ تحسین اور لائق تائید ہے۔ علمائے کرام کا طبقہ ذمہ دار طبقہ ہے۔ اسلام کی تبلیغ ان کی زندگی کا بنیادی مقصد ہے۔ مادیت کے اس دور میں اسلام کی اشاعت کے لیے نکل کھڑے ہونا اور سب امور سے منقطع ہو کر کتاب و سنت کے نشر و ذیوع کو مقصدِ حیات ٹھہرا لینا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ ان کی عزت افزائی اور خدماتِ دینی کا اعتراف نہایت ضروری ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی واقعہ ہے کہ ان میں سے اکثریت ان حضرات کی ہے جو جدید علوم سے زیادہ راہ و رسم نہیں رکھتے اور نئے انداز و اسلوب سے اتنے آگاہ نہیں، جتنے کہ ہونا چاہیے۔

یہ بات بڑی مسرت انگیز ہے کہ موجودہ حکومت علمی اعتبار سے ان کے مقام و مرتبہ کو مزید بلند کرنے کی خواہاں ہے اور ان کی تبلیغی مساعی کو زیادہ مؤثر اور ہمہ گیر بنانے کے فیصلے کر رہی ہے۔ مولانا کوثر نیازی کی تقریر سے واضح ہوتا ہے کہ حکومت اس حقیقت کی معترف ہے کہ علمائے کرام قدیم علوم پر گہری نظر رکھتے ہیں اور ان فنون سے آشنا ہیں جو ہمارے مدارس دینیہ میں مروّج ہیں، لیکن اب وقت بہت آگے نکل گیا ہے اور حالات کی تیز رفتاری نے انسانی معاشرے میں نئے نئے مسائل پیدا کر دیے ہیں، پھر گفتگو اور اندازِ تخاطب کا طریق بھی بہت حد تک بدل گیا ہے۔ لہٰذا علما کو جدید تقاضوں اور نئے اسلوب

کلام سے بہرہ ور ہونا بھی ضروری ہے اور اسلام آباد میں قائم ہونے والی علما اکیڈیمی کا اصل مقصد یہی ہے۔

علما اکیڈیمی کے قیام کی تائید کرتے ہوئے ہم محترم وزیر امور مذہبی کی خدمت میں چند گزارشات پیش کرنا چاہتے ہیں۔

۱۔ علمائے کرام کو تربیت دینے کا مسئلہ نہایت ضروری ہے مگر اس کا تربیتی نصاب دو تین مہینوں کا نہ ہو، کم از کم ایک سال (یا اس سے زیادہ عرصہ) پر مشتمل ہو۔

۲۔ ان کی تعلیم و تربیت کے لیے ان اساتذۂ کرام کا تقرر عمل میں لایا جائے جو قدیم و جدید دونوں علوم پر ماہرانہ بصیرت رکھتے ہوں اور عملی و فکری اعتبار سے راسخ العقیدہ مسلمان اور خادم اسلام ہوں۔

۳۔ علما اکیڈیمی کے نصاب تعلیم کی ترتیب کے لیے ان ماہرین تعلیم کی خدمات حاصل کی جائیں جو دونوں نقطہائے فکر کے ماہر ہوں اور ایسا نصاب مرتب کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں جو ہماری قومی اور معاشرتی امنگوں سے پوری طرح ہم آہنگ ہو۔

(م - ا - ب)